طریقۂ فاتحہ
و
ثبوتِ فاتحہ
مرتبہ
حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ
محمد ابو الکلام احسن القادری الفیضی
صدر اعلیٰ دار العلوم ضیاء الاسلام
فاروقیہ بکڈپو
۴۲۲ مٹیا محل
جامع مسجد دہلی ۶
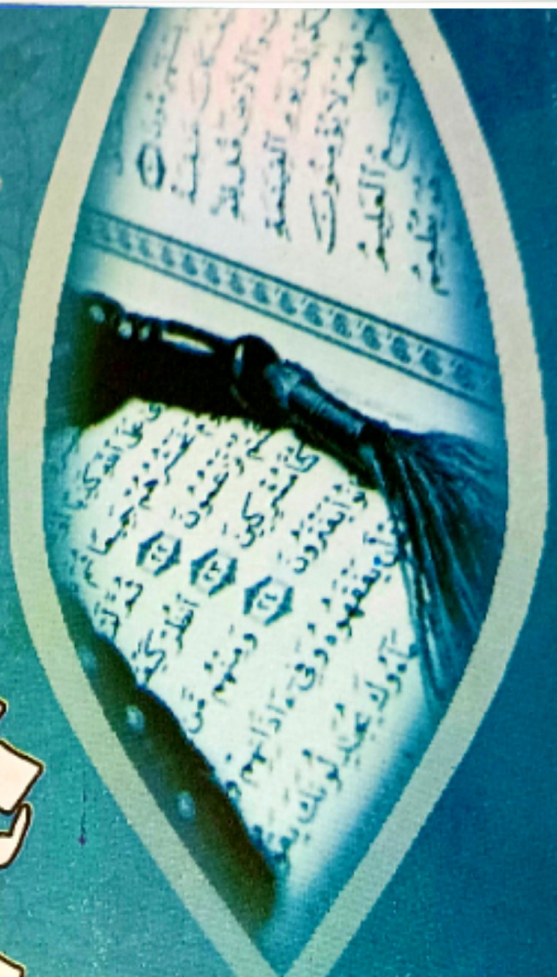
من یهده الله فلا مضل له ومن یضلله فلا هادی له

ترجمہ

اللہ جس کو ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا

مرتبہ
حضرت مولانا محمد ابوالکلام احسن القادری
پرنسپل دار العلوم ضیاء الاسلام ہوڑہ

ناشر
نورانی کتاب گھر
بی بی مسجد نزد مسلم ہائی اسکول
۴۵ ربیلیلیس روڈ ٹکیہ پاڑہ ہوڑہ۔ ۱
Mob:9433205672 / 9038383616

نام کتاب : طریقہ فاتحہ وثبوت فاتحہ

تالیف : مولانا محمد ابوالکلام احسن القادری

ناشر : نورانی کتاب گھر، ہوڑہ

کمپوزنگ : **الفی گرافگ**، 39 عالم مستری لین پیلخانہ، ہوڑہ
فون: 8296308980

پروف ریڈنگ: حضرت مولانا شفیع عالم صاحب جامعی
استاذ دارالعلوم ضیاء الاسلام، ہوڑہ

سن طباعت: ۲۰۱۴ء

تعداد : ۲۱۰۰

قیمت : Rs.20

Mob:9433205672 / 90383606

رائے گرامی

حضرت اقدس مولانا الحاج **قاری محمد عثمان** صاحب
اعظمی قبلہ مبلغ اَلْجَامِعَۃُ الاَشْرَفِیَہ مبارکپور اعظم گڑھ

یہ کتاب ''طریقہ فاتحہ وثبوت فاتحہ'' اپنے اختصار کے باوجود اپنے موضوع پر ایک حد تک مکمل ہے کہ فاتحہ مروجہ کے جواز اور عدم جواز کے ضروری پہلو منصف مزاج ناظرین کے سامنے آجائیں گے اس مختصر سی کتاب میں مروجہ فاتحہ کا جواز مصنف کتاب حضرت مولانا ابوالکلام احسن القادری صاحب مظفر پوری نے بہت حد تک واضح اور مختصر دلائل سے ناظرین کو ہر طرح جواز فاتحہ کے حق میں مطمئن کر دیا ہے۔

محمد عثمان اعظمی
مبلغ الجامعۃ الاشرفیہ
(عربی یونیورسٹی)
مبارک پور ضلع اعظم گڑھ (یوپی)

شرفِ انتساب

میں اپنی اس پیش کش کو اپنے جملہ اساتذہ کرام بالخصوص مبلغ اسلام سلطان المناظرین حضرت علامہ ارشد القادری صاحب نَوَّرَاللّٰہُ مَرْقَدَہ سے معنون کرنے کی عزت حاصل کرتا ہوں جن کی ایک نگہ التفات اور خلوص ومحبت نے میرے مستقبل کو درخشاں کر دیا۔

خاکسار

محمد ابوالکلام احسن القادری

غَفَرَلَہُ الْمَوْلٰی الْبَارِیْ وَلِوَالِدَیْہِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاتحہ

ایصال ثواب میں بزرگان دین وسلف صالحین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے طریقہ کو عرف عام میں فاتحہ کہتے ہیں۔ اس طور پر کہ کچھ کھانے کی چیز جیسے مالیدہ، شیرینی یا دیگر مٹھائیاں سامنے رکھ کر سورہ فاتحہ یعنی الحمد شریف از اول تا آخر اور دوسری چند سورتیں اور آیتیں اور درود شریف پڑھی جائیں۔ پھر اس کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھا کر اس طرح دعا کی جائے کہ مالکا بندہ نواز ا! میں نے جو قرآن شریف کی تلاوت کی ہے اس تلاوت اور شیرینی کا ثواب فلاں شخص کی روح کو میری طرف سے ہدیہ پہنچا۔

دورِ حاضر میں مخالفین کی جماعت فاتحہ کے بارے میں بہت نکتہ چینی اور اعتراض کرتی ہے کہ یہ طریقہ فاتحہ بالکل بدعت ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ایصال ثواب کرنا یا کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ کرنا یا کھانا سامنے رکھ کر تلاوت کرنا یا ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا یہ تمام بے کار اور بے بنیاد باتیں ہیں۔

اس لئے سب سے پہلے میں (۱) ایصال ثواب (۲) کھانا سامنے رکھ کر تلاوت قرآن (۳) ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا۔ ان تینوں کو بزرگان دین کے اقوال اور احادیث کریمہ سے ثابت کر دینا چاہتا ہوں تاکہ مخالفین ومعترضین کے اعتراض کا رد بھی ہو جائے اور ان کا منہ بھی ہمیشہ کے لئے بند ہو جائے۔

ایصال ثواب

تمام علمائے اہل حق کا یہ متفق علیہ فیصلہ ہے اور جملہ بزرگان دین کا یہ مسلمہ عقیدہ ہے کہ زندوں کے اعمال مردوں کے لئے نفع بخش، اور فائدہ مند ہیں۔ جیسا کہ شرح عقائد نسفیہ میں مذکور ہے:

فِیْ دُعَاءِ الْاَحْیَاءِ لِلْاَمْوَاتِ وَ صَدَقَتِهِمْ عَنْهُمْ نَفْعٌ خلافًا لِلْمُعْتَزِلَةِ ط

ترجمہ:- زندہ لوگ اگر مردوں کے لئے دعا کریں، یا مردوں کی طرف سے صدقہ کریں تو اس سے مردوں کو فائدہ پہنچتا ہے اور اس مسئلہ میں صرف معتزلہ کا اختلاف ہے۔

اسی طرح ہدایہ صفحہ نمبر ۲۶۳ میں مذکور ہے:

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَهُ اَنْ يَّجْعَلَ ثَوَابَ عَمَلِهٖ لِغَيْرِهٖ صَلٰوةً كَانَ اَوْصَوْماً اَوْ صَدَقَةً اَوْغَيْرَهَا عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ یعنی بلاشبہ یہ ہر انسان کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنے عمل کا ثواب کسی غیر کو بخش دے۔ چاہے نماز ہو یا روزہ، صدقہ ہو یا اس کے علاوہ اہل سنت وجماعت کا یہی مذہب ہے۔

ترجمہ:- حدیث میں ہے کہ جو شخص گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھے گا پھر اس کا ثواب مُردوں کو بخش دے تو اس کو تمام مُردوں کے برابر ثواب ملے گا۔

فتاوی عزیزیہ صفحہ ۱۴۱ میں درج ہے کہ:

اگر مالیدہ وشیر برائے فاتحہ بزرگے بقصد ایصال ثواب بروح ایشاں پختہ بخورند جائز است مضائقہ نیست

ترجمہ:- اگر دودھ اور مالیدہ کسی بزرگ کی فاتحہ کے لئے ایصال ثواب کی نیت سے پکا کر کھلائے تو جائز ہے کوئی حرج نہیں۔

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر سورۂ بقرہ میں تحریر فرماتے ہیں:

فاتحہ وقل ودرود خواندن متعین است برائے رسانیدن ماکولات ومشروبات بارواح

ترجمہ:- ارواح کو کھانا اور پانی کا ثواب پہنچانے کے لئے فاتحہ اور قل اور درود شریف پڑھنا مقرر ہے۔

شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک رسالہ ''انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ'' میں بیان خواجگان چشت تحریر فرماتے ہیں:

پس دہ مرتبہ درود شریف خواندہ ختم تمام کند و برقدرے شیرینی فاتحہ بنام خواجگان

چشت عموماً بخوانند وحاجت از خدائے تعالیٰ سوال نمایند وہمیں طور ہر روز می خوانده باشد۔

ترجمہ:- پس دس مرتبہ درود شریف پڑھ کر ختم تمام کریں اور تھوڑی سی شیرینی پر فاتحہ بنام خواجگان چشت عموماً پڑھیں اور اپنی حاجت کے لئے اللہ تعالیٰ سے سوال کریں اور روزانہ اسی طرح پڑھیں۔

علمائے کرام مشائخ عظام اور محدثین فخام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی تحریروں سے مسئلہ اظہر من الشمس ہو گیا کہ زندہ لوگ اگر مردہ کے لئے دعا کریں تو اس سے مردہ کو ثواب پہنچتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی معلوم ہو گیا کہ سلف صالحین و بزرگان دین کا یہ معمول رہا ہے کہ وہ ہمیشہ ایصال ثواب کرتے رہے ہیں۔

اب آیئے اور اس کے علاوہ کچھ حدیث پاک ملاحظہ فرمایئے۔ اس سلسلے میں بے شمار احادیث مبارکہ موجود ہیں لیکن ہم اس جگہ بطور اختصار صرف چار حدیثوں پر اکتفا کرتے ہیں جو انشاء اللہ الاحد اہل ذوق کے لئے کافی ہوں گی۔

حدیث

(۱) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا ''یارسول اللہ! میری ماں کا اچانک انتقال ہو گیا اب میرے کسی عمل سے ان کو نفع پہنچ سکتا ہے یا نہیں؟ تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا'' کیوں نہیں تم کنواں کھدواؤ اور اس کے پاس حاضر ہو کر یوں کہہ دو کہ اس کا ثواب سعد کی ماں کو پہنچے۔ (بخاری ومسلم شریف)

(۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا'' ہم اپنی میتوں کے لئے جو صدقات وخیرات کرتے ہیں۔ ان کے لئے دعا مانگتے ہیں تو کیا اس کا ثواب ان تک پہنچتا ہے۔'' حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک پہنچتا ہے اور وہ اس سے اسی طرح مسرور و شادماں ہوتے ہیں جس طرح تمہارے کسی اعلیٰ اور مرغوب تحفوں سے زندہ لوگ خوش ہوتے

ہیں۔ (مفہوم)

(۳) ایک شخص نے حضور پر نور سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ''میں اپنے والدین کے ساتھ ان کی زندگی میں احسان سلوک کیا کرتا تھا تو کیا اب ان کے مرنے کے بعد بھی کچھ کر سکتا ہوں۔'' سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو اپنی نماز کے ساتھ ان کی طرف سے کچھ نماز پڑھ لو اور روزہ کے ساتھ ان کی طرف سے کچھ روزے رکھ لو یعنی کچھ نفل نماز اور روزوں کا ثواب انہیں بخش دو۔ (طبرانی)

(۴) ایک شخص نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے میں ان کی طرف سے کچھ صدقہ کروں تو کیا ان کو اس کا ثواب پہنچے گا۔ تو حضور لامع النور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں پہنچے گا۔

احادیث مذکورہ سے بھی روز روشن کی طرح یہ بات واضح ہو گئی کہ زندہ اگر مردوں کے لئے نفلی روزہ نماز کا ثواب بخش دیا کریں یا ان کی طرف سے کچھ صدقہ کریں تو اس کا ثواب مردوں کو پہنچتا ہے۔

کھانا سامنے رکھ کر تلاوت قرآن

(۱) حدیث:۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ان کی والدہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کھجور، گھی اور پنیر ملا کر مالیدہ بنایا اور سینی میں رکھ کر حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں بھیجا تو حضور لامع النور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے سامنے رکھنے کا حکم فرمایا اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لوگوں کو بلانے کے لئے بھیجا۔ جب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس لوٹے تو گھر آدمیوں سے بھر گیا تھا جس میں تقریباً تین سو آدمی تھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ کا چشم دید بیان ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس مالیدہ پر رکھا اور جو کچھ خدا نے چاہا اس پر آپ نے پڑھا پھر دس دس آدمیوں کو آپ بلانے لگے کہ اس میں سے کھائیں یہاں تک کہ سب آدمیوں نے

کھالیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر حضور سرورِ عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کو اٹھانے کا حکم دیا تو مجھے یہ نہیں معلوم ہوا کہ جب میں نے اس کو رکھا تھا اس وقت وہ زیادہ تھا یا جب اٹھایا تھا۔ یعنی بالکل کم نہیں ہوا تھا۔ (مشکوٰۃ شریف)

(۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک میں لوگوں کو بھوک کی تکلیف پہنچی یعنی توشہ کم تھا، لوگ بھوکے رہنے لگے۔ تب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ جو کچھ توشہ لوگوں کے پاس بچ گیا ہے اسے آپ منگا کر دعائے برکت فرمادیں۔ آپ نے ایک دستر خوان چرمی بچھوایا اور لوگوں کو حکم دیا کہ جو کچھ توشہ بچ گیا تھا، لے آئے۔ یہاں تک کہ بعضے ایک مٹھی بھر جوار لے آئے اور بعض ایک مٹھی چھوہارے اور کوئی روٹی کا ایک ٹکڑا۔ یہاں تک کہ اس دستر خوان پر تھوڑا سا فراہم ہوا۔

فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ خُذُوْا فِيْ اَوْعِيَتِكُمْ (مسلم شریف)

ترجمہ: پس اس پر دعا فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی اور فرمایا کہ اب اس کو اپنے برتنوں میں رکھ لو

(۳) اسی طرح مشکوٰۃ شریف باب المعجزات میں ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے غزوۂ خندق کے دن کچھ تھوڑا کھانا پکا کر حضور سرورِ عالم کی دعوت کی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے مکان پر تشریف لائے۔

فَاُخْرِجَتْ لَهٗ عَجِيْنًا فَبَصَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ۔ (مشکوٰۃ شریف، صفحہ ۵۳۲)

ترجمہ: آپ کے سامنے گندھا ہوا آٹا پیش کیا گیا تو اس میں لعاب شریف ڈالا اور دعائے برکت کی۔

(۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ سرورِ کائنات جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سراپا برکت میں تھوڑے چھوہارے لایا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان چھوہاروں کے لئے دعائے برکت فرمادیں۔

آپ نے دعا کی اور مجھ سے فرمایا کہ انہیں لے کر اپنے توشہ دان میں رکھ لو جب تمہاری طبیعت چاہے اس میں ہاتھ ڈال کر نکال لینا، مگر جھاڑ نا مت، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ان چھوہاروں میں ایسی برکت ہوئی کہ میں نے اتنے اتنے وسق (وسق، ساٹھ صاع کا وزن ہے) اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کئے اور ہمیشہ اس میں سے ہم کھاتے اور کھلاتے رہے اور وہ توشہ دان ہمیشہ میری کمر میں لگا رہتا تھا۔ یہاں تک کہ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے دن میری کمر سے کٹ کر کہیں گر پڑا اور گم ہو گیا۔ (ترمذی شریف)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! احادیث مذکورہ سے آفتاب نصف النہار کی طرح یہ ثابت ہو گیا کہ کھانا سامنے رکھ کر یا شیرینی سامنے رکھ کر پڑھنا یا تلاوت کرنا حضور لامع النور سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اور سنت ہے اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی واضح ہو گیا کہ فاتحہ میں کتنی برکت ہے۔ اس کے بعد اب کوئی دلیل تلاش کرتا ہے تو یقیناً اس کی ہٹ دھرمی اور شرارت ہے اور محض دین و مذہب میں فتنہ پیدا کرنا ہی اس کی زندگی کا نصب العین ہے۔

اب بزرگان دین کے اقوال ملاحظہ فرمائیے۔ حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ عزیزیہ جلد ثانی میں تحریر فرماتے ہیں کہ

در تمام سال دو مجلس درخانہ فقیر منعقد می شود مجلس ذکر ولادت شریف و مجلس ذکر شہادت حسنین رضی اللہ عنہما اوّل کہ روز عاشورہ یا یک دو روز پیش ازیں قریب چہار صد کس یا پنج صد کس بلکہ ہزار افرادی آیند درود می خوانند بعد ازاں فقیر می آید و ذکر فضائل حسنین کہ از حدیث ثابت است بیان می کند۔ بعد ازاں ختم قرآن مجید و پنج آیت خوانده بر ماحضر فاتحہ نمودہ می آید، ایں است قدرے کہ بعمل می آید۔

ترجمہ: فقیر کے یہاں سال بھر میں دو مجلسیں منعقد ہوتی ہیں۔ ذکر ولادت شریف کی مجلس اور ذکر شہادت حسنین کی مجلس۔ پہلی مجلس کہ عاشورہ کے دن یا ایک دو روز قبل چار پانچ سو بلکہ ہزار آدمی جمع ہوتے ہیں اور درود شریف پڑھتے ہیں اس کے بعد فقیر آکر بیٹھتا ہے، اور فضائل حسنین کا ذکر جو حدیث سے ثابت ہے بیان کرتا ہے۔ اس کے بعد ختم قرآن مجید اور پانچ آیت پڑھ کر جو کچھ موجود ہوتا ہے اس پر فاتحہ کیا جاتا ہے۔ اس قدر عمل میں آتا ہے

دوسری جگہ حضرت مولا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات میں فرماتے ہیں۔

پس ماحضر از طعام یا شیرینی فاتحہ خواندہ تقسیم بحاضرین مجلس می شود

ترجمہ: پس کھانے یا شیرینی پر فاتحہ پڑھ کر حاضرین مجلس پر تقسیم ہوتا ہے۔

شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

پس دہ مرتبہ درود شریف خواندہ ختم تمام کنند وبرقدرے شیرینی فاتحہ بنام خواجگان چشت عموماً بخوانند حاجت از خدائے تعالیٰ سوال نمایند ہمیں طور ہر روز می خواندہ باشد

ترجمہ: پس دس مرتبہ درود شریف پڑھ کر ختم تمام کریں۔ اورتھوڑی شیرینی پر فاتحہ بنام خواجگان چشت عموماً پڑھیں۔ اوراپنی حاجت کے لئے خداتعالیٰ سے سوال کریں۔ اورروزانہ اسی طرح پڑھیں

اس قسم کے بہت سے اقوال پیش کئے جاسکتے ہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ فاتحہ میں کھانا سامنے رکھ کر ایصال ثواب کرنا سلف صالحین کا مقدس معمول رہا ہے مگر میں اتنے پر اکتفا کرتا ہوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ حزب مخالف کو چشم حقیقت بیں مرحمت فرمائے۔ آمین۔

ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا

ایصال ثواب میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا کوئی اختلاف کی بات نہیں اور نہ ہی یہ ضروریات فاتحہ میں داخل ہے۔ یہ کون نہیں مانتا کہ فاتحہ ایک دعا ہے اور ہر نماز میں ہاتھ اٹھانا سنت ہے۔ چنانچہ ترمذی شریف کی حدیث ہے۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ جب اٹھاتے تھے تو اس وقت تک ہاتھ نیچے نہیں کرتے تھے جب تک کہ دونوں ہاتھوں کو چہرے پر نہ پھیرلیں۔ (ترمذی شریف)

حدیث مذکور سے یہ ثابت ہوا کہ دعا کے وقت ہاتھ اٹھانا اور دعاء ختم کر کے چہرے پر ہاتھ پھیر لینا کوئی نئی چیز نہیں ہے بلکہ سنت مصطفیٰ سید الانبیاء ہے۔ فاتحہ بھی ایک دعا ہے۔ لٰہذا اس میں بھی ہاتھ اٹھانا مسنون ثابت ہوا۔ (واللہ اعلم بالصواب)

فاتحہ کے آداب وشرائط

فاتحہ ہمیشہ پاک اور حلال چیزوں پر دینا چاہئے اور خوشبودار پاک چیزوں کا خوب خیال رکھنا چاہئے ورنہ بجائے نفع کے نقصان ہی ہوگا۔ کچی پیاز، لہسن، جھوٹی چیزیں، سڑی گلی، ناپسند اور حرام ونشہ کی چیزوں پر فاتحہ نہ دیں۔فی زمانہ کچھ ایسے لوگ ہیں کہ طہارت و پاکیزگی کا خیال کئے بغیر ایسی دکان سے مٹھائی لے کر اس پر فاتحہ دلاتے ہیں جہاں طہارت و پاکیزگی کا نام تک نہیں ہوتا۔ یہ طریقہ بالکل غلط ہے۔ایسی فاتحہ سے نہ تو کوئی دینی فائدے مرتب ہوسکتے ہیں نہ دینوی۔لہٰذا ایسی دکان کی مٹھائی فاتحہ کے لئے نہ خریدیں۔

سب سے اچھا یہ ہے کہ اپنے گھر ہی میں فاتحہ کی چیزیں تیار کرائی جائیں کیوں کہ گھروں کی چیزوں میں بازار کی چیزوں کی بہ نسبت احتیاط زیادہ ہوتی ہے اور اگر کسی معقول مجبوری کے تحت گھر میں نہ پکا سکیں تو کسی متقی پرہیز گار مسلمان کی دکان سے خرید کر فاتحہ دیں۔

فاتحہ کی چیزیں کیسی ہوں

مٹھائی، کھیر، حلوہ، زردہ، شہد، شربت، دودھ، پلاؤ اور وہ چیز جس میں شکر یا گڑ پڑی ہو، غرض یہ کہ جتنی چیزیں لذیذ اور اچھی ہیں سب پر فاتحہ درست ہے لیکن میٹھی چیزیں سب سے بہتر ہیں کیوں کہ سرور کائنات، فخر موجودات، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن میٹھے ہیں اور میٹھی چیزوں کو پسند کرتے ہیں اور خالق کائنات جل مجدہٗ اپنی کتاب قدیم فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے کہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔
ترجمہ:-تم لوگ ہرگز بھلائی کو نہیں پہنچ سکتے۔ یہاں تک کہ خدائے تعالیٰ کی راہ میں اپنی محبوب چیزوں کو صرف نہ کرو۔

اب بتائیے کہ اس سے زیادہ بھلا کون سی چیز محبوب اور پسندیدہ ہوسکتی ہے بس تو محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے محبوب رکھا ہو۔اسی لئے گوشت پر بھی فاتحہ دینا بہتر ہے۔کیوں کہ گوشت کو ہمارے آقا و مولیٰ مدنی دولہا سرکار دوعالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت پسند فرمایا ہے۔

فاتحہ کے فوائد

بزرگان دین کی خدمت میں ثواب کا نذرانہ پیش کرنا اوران کے توسل سے دعا اور عرض مدعا کرنا، حصول مقاصد کا ایک بڑا اور بہترین ذریعہ ہے۔ فاتحہ میں صرف مرے ہوئے لوگوں ہی کے لئے نہیں بلکہ زندہ لوگوں کے لئے بھی گوناگوں فائدے ہیں۔ فاتحہ سے مرے ہوئے لوگوں کو خدائے جلّ وعلا کے فضل سے قبر کے عذاب سے رہائی ملتی ہے۔ ان کی قبر درخشاں اور منور ہوتی ہے۔ ان کے مراتب ودرجات بلند ہوتے ہیں۔ خصوصاً انبیاء کرام اولیاء عظام کی فاتحہ سے فاتحہ دینے والے پر آئی ہوئی مصیبتیں ٹل جاتی ہیں اور پریشانیاں دور ہوجاتی ہیں۔ مریض شفایاب ہوجاتا ہے۔ روزی میں برکت ہوتی ہے۔ بے روزگار برسر روزگار ہوجاتا ہے۔ مصائب وآلام اور اندوہ وغم کی بلا سے نجات مل جاتی ہے۔ برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ نحوستیں دور ہوجاتی ہیں۔ آسیب وبلا ووبا اور بیماری سے حفاظت ہوتی ہے۔ بے اولادوں کو خلاق دوعالم جل شانہٗ اولاد عطا فرماتا ہے۔ غرض یہ کہ فاتحہ کی برکت سے دین ودنیا دونوں سنور جاتے ہیں۔ اسی لئے بزرگان دین اولیاء کاملین نے فاتحہ کو حصول مقاصد اور کامیابی کا ایک بڑا اور بہترین ذریعہ فرمایا ہے اور صرف فرمایا ہی نہیں بلکہ خود نہایت اہتمام کے ساتھ کیا بھی ہے۔

فاتحہ اخلاص قلب سے کرنا چاہئے تاکہ مولیٰ تبارک وتعالیٰ شرفِ قبولیت سے مشرف فرمائے۔ شہرت یانام ونمود کے لئے ہرگز نہ کرے کیوں کہ اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا بلکہ اندیشہ ہے کہ یہ نیک عمل ضائع ہوجائے۔

پروردگار عالم اپنے حبیب لبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل میں اخلاص قلب مرحمت فرمائے اور عمل خیر کی توفیق رفیق عنایت کرے۔ آمین۔

چالیس روز کھانا کھلانا

فاتحہ کی طرح کچھ بدعقیدوں کا اعتراض دسواں، بیسواں اور چالیسوں پر بھی ہے۔ نیز ان کا کہنا ہے کہ مُردہ کی طرف سے جو دس روز بیس روز چالیس روز کھانا کھلایا جاتا ہے وہ بالکل عبث اور بے ثبوت ہے۔ اس لئے میں مناسب اور بہتر سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں بھی کچھ

روشنی ڈالوں۔

چالیس روز تک کھانا کسی غریب و مسکین کو کھلانا بزرگان دین کے اقوال سے ثابت ہے، چنانچہ فقہا نے لکھا ہے۔

يُسْتَحَبُّ اَنْ يَتَصَدَّقَ عَنِ الْمَيِّتِ اِلٰى ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ

ترجمہ: تین دن تک میت کی طرف سے صدقہ دینا مستحب ہے۔

اور بعضوں نے لکھا ہے سَبْعَةَ اَيَّامٍ یعنی سات دن تک اور بعضوں نے لکھا ہے اَرْبَعِيْنَ (چالیس دن تک) یہ روایتیں شرح برزخ خزانۃ الروایات میں ہیں۔

يَنْبَغِيْ اَنْ يُّوَاظِبَ عَلَى الصَّدَقَةِ لِلْمَيِّتِ اِلٰى سَبْعَةِ اَيَّامٍ وَقِيْلَ اِلٰى اَرْبَعِيْنَ فَاِنَّ الْمَيِّتَ لَيَتَشَوَّقُ اِلٰى بَيْتِهٖ

ترجمہ: یعنی میت کی طرف سے سات دن تک برابر صدقہ دیا جائے اور بعضوں نے کہا ہے کہ چالیس دن تک دیا جائے کیوں کہ میت اپنے گھروں کی طرف آرزومند رہتی ہے۔

فقہا کے اس قول سے مسئلہ واضح ہوگیا ہے کہ میت کی طرف سے چالیس دن تک صدقہ کرنا چاہئے کیوں کہ مُردے کو ہمارے مال و دولت کی ضرورت نہیں پڑتی اور نہ وہ ہمارے مال و دولت کے بھوکے ہیں بلکہ ان کو ہمارے ثواب کی شدید ضرورت پڑتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے اہل وعیال اور رشتہ داروں کی طرف آرزومند رہتے ہیں کہ ہمارے اہل وعیال نیک عمل ہمارے لئے کرتے ہیں یا نہیں۔ اگر نیک عمل کرتے ہوئے دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں ورنہ لعنت بھیجتے ہیں اور واپس ہو جاتے ہیں جیسا کہ صدر بن رشید تبریزی نے دستور القضاۃ میں لکھا ہے۔

مِنَ الْفَتَاوٰى السنفيةِ اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَاْتُوْنَ فِيْ كُلِّ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَيَقُوْمُوْنَ بِفِنَاءِ بُيُوْتِهِمْ ثُمَّ يُنَادِيْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ بِصَوْتٍ حَزِيْنٍ يَا اَهْلِيْ وَيَا

ترجمہ: یعنی اس فتاویٰ میں درج ہے کہ بیشک مومنین کی روحیں (میت کی روحیں) ہر جمعہ کی رات اور ہر جمعہ کے دن آتی ہیں اور اپنے گھروں کے سامنے کھڑی رہتی ہیں پھر پکارتی ہیں ان میں سے ہر ایک غمگین

اَوْلَادِیْ وَیَا اَقْرَبَائِیْ اَعْطِفُوْا عَلَیْنَا بِالصَّدَقَۃِ اُذْکُرُوْنَا لَا تَنْسَوْنَا وَارْحَمُوْنَا فِیْ غُرْبَتِنَا قَدْ کَانَ ھٰذَا الْمَالُ الَّذِیْ فِیْ اَیْدِیْکُمْ فِیْ اَیْدِیْنَا فَیَرْجِعُوْنَ مِنْھُمْ بَاکِیًا حَزِیْنًا یُنَادِیْ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمْ بِصَوْتٍ حَزِیْنٍ اَللّٰھُمَّ قَنِّطْھُمْ مِنَ الرَّحْمَۃِ کَمَا قَنَّطُوْنَا مِنَ الدُّعَاءِ وَالصَّدَقَۃِ

آواز سے کہ اے میری اہل، اے میری اولاد، اے میرے رشتہ دار! ہم پر مہربانی کرو صدقہ کے ذریعہ اور یاد کرو ہم کو نہ بھولو اور رحم کرو ہماری غربت پر یہ مال جو آج تمہارے ہاتھ میں ہے (کل) ہمارے ہاتھ میں تھا۔ پھر وہ روحیں واپس ہوجاتی ہیں غمگین آواز سے روتی ہوئی کہ یا اللہ ان کو اپنی رحمت سے ناامید کر جس طرح اس نے ہم کو ناامید کیا (یعنی محروم رکھا) دعا اور صدقہ سے۔

معلوم ہوا کہ مردے ہمارے ایصال ثواب کے زیادہ متمنی اور آرزومند رہتے ہیں اور دسواں، بیسواں اور چالیسوں جو لوگ کرتے ہیں ان کا مقصد ایصال ثواب ہی کرنا ہوتا ہے۔ رب تبارک وتعالیٰ مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ توفیق بخشے کہ وہ ہمیشہ اپنے مردے کے نام خیرات وصدقات کر کے ایصال ثواب کرتے رہیں۔ آمین۔

ضروری تنبیہ

میت کے نام پر برادری کی روٹی لینا یعنی قوم کے طعنہ سے بچنے کے لئے جو میت کے تیجہ اور دسویں وغیرہ میں برادری کی عام دعوت کرتے ہیں وہ بالکل ناجائز ہے کیوں کہ یہ نام ونمود کے لئے ہے اور موت میں نام ونمود کا وقت نہیں ہے۔ یہ فقراء کا حق ہے لہٰذا فقراء کو بغرض ایصال ثواب فاتحہ کر کے کھلایا جائے اور یہ سب کے نزدیک جائز ہے۔ شامی جلد اول کتاب الجنائز میں ہے۔

وَیُکْرَہُ اِتِّخَاذُ الضِّیَافَۃِ مِنْ اَھْلِ الْمَیِّتِ لِاَنَّہٗ شُرِعَ فِی السُّرُوْرِ وَلَا فِی الشُّرُوْرِ

ترجمہ: یعنی میت والوں سے دعوت لینا مکروہ ہے کیوں کہ یہ تو خوشی کے موقعہ پر ہوتی ہے نہ کہ غم کے موقعہ پر۔

دعوت لینے کے وہی معنی کہ برادری مجبور کرے روٹی دینی ہوگی۔ امراء کوایسی دعوت سے احتراز کرنا چاہئے کیوں کہ یہ فقراء کا حق ہے لہٰذا میت کی فاتحہ کا کھانا صرف فقراء کو کھلایا جائے۔

روحوں کا اپنے گھر آنا

دستور القضاۃ کی یہ عبارت اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُومِنِیْنَ یَاْتُوْنَ فِیْ کُلِّ لَیْلَةِ الْجُمُعَةِ سے تو یہ اچھی طرح واضح ہوہی گیا کہ مردوں کی روحیں ہر جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن اپنے گھر آتی ہیں۔ مگر اس کے علاوہ چند ایسے مواقع اور ہیں جن میں مُردوں کی روحیں اپنے گھر آتی ہیں جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب عید یا جمعہ یا عاشورہ کا دن یا شب برأت ہوتی ہے تو مُردوں کی روحیں اپنے گھروں کے دروازے پر آکر کھڑی ہوتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہے کوئی جو ہم پر ترس کھائے۔ ہے کوئی جو ہماری غربت کی یاد دلائے۔

زیارت قبور کے آداب

قبرستان میں جا کر دُنیوی گفتگو کرنے، قہقہہ لگانے اور لغویات اور خرافات بکنے سے پرہیز کیا جائے۔ یہ عبرت گاہ ہے اس سے ہمیں اور سارے مسلمانوں کو عبرت ونصیحت حاصل کرنی چاہئے کہ ایک دن ہمیں بھی مرنا ہے اور مرکر اسی جگہ آنا ہے۔ اس طرح دل میں خوف پیدا ہوتا ہے۔ برائیاں اس سے چھوٹ جاتی ہیں اور نیکی کی توفیق ہوتی ہے۔ قبور کی زیارت کا بہتر اور مستحب طریقہ یہ ہے کہ پائینتی کی جانب سے جا کر میت کے سامنے چار ہاتھ کے فاصلے پر کھڑے ہوں۔ سرہانے کی طرف سے نہ آئیں۔ جمیع اہل قبور کو یوں سلام کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَا حِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ یَرْحَمُهُ اللّٰهُ الْمُتَقَدِّمِیْنَ مِنَّا وَالْمُتَاَخِّرِیْنَ

ترجمہ: سلام ہو تم پر اے قبور والے تم ہمارے اگلے ہو اور ہم انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔ ہم اپنے اور تمہارے لئے عفو و عافیت کا اللہ سے سوال کرتے ہیں اللہ ہمارے اگلے اور پچھلوں پر رحم فرمائے آمین

قبرستان میں قل ھواللہ شریف کی فضیلت

قبرستان میں جو شخص گیارہ مرتبہ سورہ قل ھواللہ پڑھ کر اس کا ثواب مُردوں کو بخش دیتا ہے تو قبرستان میں جس قدر مُردے اس دن ہوتے ہیں اتنی نیکیاں پڑھنے والے کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں۔

جیسا کہ حماد مکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ میں ایک رات مکۃ المکرمہ کے قبرستان میں گیا اور ایک قبر پر اپنا سر رکھ کر سو گیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ قبرستان والے گروہ کے گروہ اِدھر سے اُدھر آ جا رہے ہیں تو میں نے دریافت کیا کہ کیا قیامت قائم ہوگئی؟ تو لوگوں نے کہا نہیں، لیکن ہمارے زندہ بھائیوں میں سے ایک شخص نے قل ھواللہ پڑھ کر اس کا ثواب قبرستان والوں کو بخش دیا ہے تو ہم لوگ اسی ثواب کو ایک سال سے آپس میں بانٹ رہے ہیں۔ (شرح الصدور، صفحہ ۱۳)

اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ زندوں کا ایصال ثواب کس شان کے ساتھ قبرستان والوں کو پہنچتا ہے۔ کاش مسلمان اس کی اہمیت سمجھتے اور قبرستان والوں کو تلاوت یا کھانے وغیرہ پر فاتحہ دلا کر ایصال ثواب کرتے رہتے۔ مگر مخالفین کی اس ستم ظریفی کا کہاں تک ماتم کیا جائے کہ سوئم، دسواں، چالیسواں کے ذریعہ جو کچھ ایصال ثواب کا سلسلہ مسلمانوں میں جاری تھا اس پر بھی حرام اور بدعت کا فتوٰی لگا کر بند کیا جا رہا ہے۔ کوئی نہیں جوان لوگوں سے پوچھے کہ آخر فاتحہ کو بند کرنے کا انجام اس کے سوا اور کیا ہوگا کہ لوگ جوان ذرائع کی بدولت کچھ نہ کچھ اموات کو ایصال ثواب کر دیا کرتے ہیں اور اپنے اسلاف کو یاد کر لیا کرتے ہیں وہ اس سے بھی کنارہ کش ہو جائیں گے۔ نہ اموات کو کوئی ثواب پہنچا کرے گا نہ زندوں کو اپنے وفات پائے ہوئے اسلاف سے کوئی روحانی تعلق باقی رہ جائے گا۔ اس لئے للہ ان لوگوں کو چاہئے کہ مسلمانوں پر رحم کریں اور فاتحہ وغیرہ نیک کاموں کے خلاف زبانی وقلمی زہر پھیلا کر مسلمانوں میں اختلاف اور سر پھٹول کا سامان بھی پیدا نہ کریں۔ اور مسلمان زندہ اور مُردوں کے روحانی تعلقات پر کلہاڑی چلا کر ان کی محبت کے روحانی رشتوں کو منقطع نہ کریں بلکہ مسلمان جو دوسری

بے شمار بدعات وخرافات کی لعنتوں میں گرفتار ہیں اور سینما تھیٹر، جوا، سٹہ بازی اور شادی بیاہ کی بُری رسموں سے برباد اور زیر بار ہیں ان کے خلاف زبانی وقلمی جہاد کر کے امت رسول کی فلاح وصلاح کا انتظام کریں۔

قبروں پر پھول ڈالنا

حزب مخالف کا کہنا ہے کہ قبروں پر پھول ڈالنا بالکل بے اصل، اور بے بنیاد ہے لہٰذا اس سلسلے میں بھی کچھ عرض کر دینا مناسب اور بہتر سمجھتا ہوں۔ لوگوں کو سب سے پہلے یہ سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ قبروں پر پھول کیوں ڈالا جاتا ہے اور اس کا فلسفہ کیا ہے۔

دیکھئے! پھول میں آخر زندگی ہوتی ہے اور جب تک اس میں تری رہتی ہے پھول اس وقت تک اللہ کی تسبیح وتہلیل کرتا ہے جس سے مُردے کو آرام وثواب پہنچتا ہے اور اس کے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر مسلمان کو قبروں پر پھول ڈالنا جائز ہے اور اس کی اصل وہ حدیث ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر دو قبروں پر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ ان دونوں میتوں پر عذاب ہو رہا ہے ان میں سے ایک وہ ہے جو پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا تھا۔

ثُمَّ اَخَذَ جَرِیْدَۃً رَطْبَۃً فَشَقَّھَا نِصْفَیْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِیْ کُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَۃً قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِمَا صَنَعْتَ ھٰذَا فَقَالَ لَعَلَّہٗ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْھُمْ مَا لَمْ یَیْبَسَا

ترجمہ: پھر آپ نے کھجور کی تر شاخ لی اور اس کو چیر کر ہر قبر پر ایک گاڑ دی۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آپ نے کیوں کیا؟ تو آپ نے فرمایا جب تک یہ خشک نہ ہوں گے تب تک ان کے عذاب میں کمی رہے گی۔

اسی حدیث کے تحت حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اشعۃ اللمعات میں تحریر فرماتے ہیں کہ

تمسک کنند جماعت بہ ایں حدیث در انداختن سبزہ وگل ریحان برقبور

ترجمہ: یعنی اس حدیث سے ایک جماعت دلیل پکڑتی ہے قبروں پر سبزی، پھول اور خوشبو ڈالنے کے جواز میں

عالمگیری کتاب الکراھیۃ میں لکھا ہے کہ وَضْعُ الْوَرْدِ وَالرِّیَاحِیْنِ عَلَی الْقُبُوْرِ حَسَنٌ یعنی قبروں پر پھول ڈالنا اور خوشبو رکھنا اچھا ہے

متذکرہ بالا حدیث اور اقوال فقہاء سے قبروں پر پھول ڈالنے کا استحباب معلوم ہوا، اور یہی وجہ ہے کہ قبروں پر فی زمانہ شاخیں اور پھول ڈالنے کا دستور باقی ہے۔

فاتحہ کرنے کا طریقہ

سب سے پہلے وضو کرے، بعدہٗ قبلہ رُو بیٹھ کر جس چیز پر فاتحہ دینا ہو اس کو سامنے رکھ لیں۔ سامنے رکھنا صرف مباح اور جائز ہے۔ اگر وہ چیز ڈھکی ہو تو کھول لیں اور لوبان اگربتی سلگائیں اور مستحب طریقہ پر فاتحہ دیں۔ سب سے پہلے اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں پھر قرآن شریف کے چند رکوع تلاوت کرنے کے بعد سورہ کافرون پڑھیں۔

سورہ کافرون ایک بار: قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ ۝ مَآ اَعْبُدُ ۝ لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ ۝

پھر قل ھو اللہ تین بار: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ یَلِدْ ۝ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝

سورۂ فلق ایک بار: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

سورۂ ناس ایک بار: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

سورہ فاتحہ ایک بار: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ط غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝ آمین

سورۂ بقرہ الٓمّٓ سے مُفلِحُون تک ایک بار: الٓمّٓ o ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ o الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ o وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ o اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ o پھر آیت خمسہ ایک بار (۱) وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ (۲) اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ o وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (۳) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (۴) اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (۵) سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ o آیات مذکورہ پڑھنے کے بعد دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر عرض کریں کہ مالکا بندہ نواز میں نے جو قرآن شریف اس وقت تلاوت کی ہے اگر کھانا، شیرینی یا کپڑا وغیرہ ہو یا کوئی اور پاک حلال کمائی کی چیز ہو تو اس کا بھی نام لیں اور کہیں کہ یا اللہ جو قرآن پاک اس وقت میں نے پڑھا ہے۔ میرے اس پڑھنے اور کھانا یا شیرینی کا ثواب حضور سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی روح انور کو نذر عطا فرما آپ کی جملہ آل اولاد، ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ارواح پاک کو جملہ انبیاء ومرسلین علیہم السلام، جملہ صحابہ کرام تابعین، تبع تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ارواح پاک کو نذر فرما کر جملہ بزرگان دین ائمہ مجتہدین جمیع امت مصطفیٰ کی ارواح پاک کو پہنچا۔ اگر غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچانا ہے یا خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نذر کرنا ہے یا کسی بزرگ یا ولی کو پہنچانا ہے تو اس کے بعد یہ کہیں۔ بالخصوص غوث اعظم رضی اللہ عنہ یا خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ یا جس بزرگ کے نام فاتحہ دینا ہو، ان کا نام لے کر کہیں کہ ان کی روح پاک کو اور ان کی آل اولاد اور ان کے والدین کو اور ان کے محبین ومخلصین اور مریدین کی ارواح پاک کو ثواب پہنچا کر جمیع مومنین ومومنات اور تمام مرحومین ومغفورین سب کی ارواح کو ثواب پہنچانا۔

اور بزرگ کے سوا کسی دوسرے کی فاتحہ دینا ہے تو ان کے آخر میں اس آدمی کا نام اس کے باپ کا نام لے کر یوں کہیں فلاں ابن فلاں کی روح کو ثواب عطا فرما کر حضور سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں اس پر اپنی رحمت کی بارش برسا اور اس کی مغفرت فرما کر اپنے جوار رحمت و کرم میں جگہ مرحمت فرما۔ آمین۔

طریق ختم غوثیہ

پہلے دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ اخلاص گیارہ مرتبہ پھر نماز کے بعد ایک سو گیارہ مرتبہ یہ درود شریف پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ۝ پھر ایک ہزار ایک سو گیارہ مرتبہ یہ پڑھے یَاشَیْخُ عَبْدَالْقَادِرْ جِیْلَانِیْ شَیْئًا لِلّٰہِ اس کے بعد ایک سو گیارہ بار پھر درود مذکورۃ الصدر پڑھ کر حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی فاتحہ شیرینی پر کر کے تقسیم کر دے۔ انشاء اللہ مقصد بر آئے گا۔

فاتحہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

ماہ رجب المرجب کی بائیسویں تاریخ کو حضرت امام جعفر صادق ابن امام باقر رضی اللہ عنہما کی فاتحہ کا اہتمام نہایت ہی عمدہ و پاکیزگی سے کرے اس سے بڑی بڑی مصیبتیں ٹل جاتی ہیں۔ مگر اس زمانے میں جو یہ رسم بنا لیا گیا ہے کہ وہیں پر کھائے اور اسی کپڑے میں ہاتھ پونچھے، یا فاتحہ کی چیز دوسری جگہ نہیں بھیجی جا سکتی یا جب تک لکڑ ہارے کا واقعہ نہ پڑھا جائے فاتحہ درست ہوتی ہی نہیں۔ یہ تمام رسومات غلط اور روافض کی اختراع ہے۔

امام جعفر صادق کی فاتحہ کے لئے وہی آیتیں تلاوت کی جائیں جو اگلے صفحہ پر مرقوم ہیں۔ مگر اوّل و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف ضرور پڑھے۔ بعد تلاوت دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر یوں عرض کرے کہ مالکا پروردگار! میرے اس پڑھنے اور کھانے اور شیرینی کا ثواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روح انور کو نذر عطا فرما کر ان کی آل، اولاد، ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی ارواح پاک کو جملہ انبیاء و مرسلین جملہ شہدائے فخام، سلاسل اربعہ کے جملہ مشائخ عظام کی

ارواح پاک کو بالخصوص حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی روح پاک کو، ان کی اولاد اوران کے والدین اوران کے محبین ومخلصین اورمریدین کی ارواح پاک کوثواب پہنچا کر جمیع مومنین ومومنات کی ارواح کوثواب پہنچا۔ آمین۔

بارہ مہینہ کی مقدس تاریخوں کے فضائل

اور

اعمال واشغال

محرم الحرام (یوم عاشورہ)

محرم الحرام کی نویں اوردسویں تاریخ میں روزہ رکھنے کا بڑا ثواب ہے۔ یوم عاشورہ یعنی دسویں تاریخ کے فضائل بہت سی حدیثوں میں وارد ہیں جو شخص دسویں تاریخ کے دن اپنے بچوں کے لئے اچھے کھانے پکائے گا تو انشاء اللہ سال بھر تک اس کے رزق میں برکت ہوگی۔ جیسا کہ سرور کائنات فخر موجودات جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عاشورہ کے دن اپنے اہل وعیال پہ خرچ کرنے میں وسعت کی تو اللہ جل شانہٗ اس پر تمام سال کی کشادگی فرمائے گا۔ (مشکوۃ شریف)

سب سے اچھا یہ ہے کہ عاشورہ کے دن کھچڑا پکا کر امام عالی مقام شہید کربلا رضی اللہ عنہ کی فاتحہ کرے کیوں کہ اسی روز یزیدوں نے سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوران کے رفقاء اورخاندان اہل بیت کو میدان کربلا میں بے دردی کے ساتھ شہید کیا۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ یوم عاشورہ کا کافی احترام وعزت کریں۔ فسق وفجور سے بچیں۔ اگر ہوسکے تو اس روز غسل کریں کیوں کہ اس روز زمزم کا پانی تمام پانیوں میں پہنچتا ہے۔

(تفسیر روح البیان، پارہ ۱۲، قصہ نوح)

جو شخص اس دن اپنی آنکھوں میں سرمہ لگائے گا تو انشاء اللہ المولیٰ الاحد سال بھر اس کی آنکھیں نہ دُکھیں گی۔ (درمختار کتاب الصوم)

شب عاشورہ میں جو شخص سو رکعت نماز پڑھے گا اس ترتیب سے کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے ۳ بار سورہ اخلاص اور بعد نماز ستر بار کلمہ تمجید پڑھے تو اس کے تمام گناہ بخشے جائیں گے۔

ربیع الاوّل (بارہویں شریف)

ربیع الاوّل کا وہ مقدس ومتبرک مہینہ ہے کہ اس کی بارہویں تاریخ کو آقائے نامدار، مدنی تاجدار، سید الانبیاء محبوب کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ اس تاریخ کو روزہ رکھنا بہت ثواب ہے۔ اس ماہ مقدس میں احکام شریعت کو ملحوظ رکھتے ہوئے مسرت وشادمانی اور سرور وکیف کا اظہار کرے۔ نہایت تزک واحتشام کے ساتھ محفل جشن ولادت منعقد کرے تاکہ سال بھر گھر میں برکتیں اور امن رہے۔

گیارہویں اور بارہویں تاریخ کی درمیانی رات کو تمام رات جاگے، غسل کرے، نئے کپڑے پہنے، خوشبو لگائے، ولادت پاک کی خوشی میں خیرات وصدقہ کرے، صبح صادق کے وقت قیام وسلام کرے۔ طلوع آفتاب کے بعد جلوس کا اہتمام کرے تو بشرط اعتقاد اس روز جو بھی دعائیں مانگے گا انشاء اللہ المولیٰ الحکیم شرف قبولیت سے نوازی جائیں گی۔

ربیع الآخر (گیارہویں شریف)

اس مہینہ کی شہرت اور بزرگی گیارہویں شریف کی وجہ سے ہے جو مسلمان حسب توفیق محبوب سبحانی، قطب یزدانی حضور عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ کرے گا تو انشاء المولیٰ الکریم اس کے گھر میں پورے سال برکت رہے گی اور اگر کوئی شخص مقرر پیسوں سے شیرینی مسلمان کی دکان سے خرید کر پابندی سے گیارہویں شریف کی فاتحہ کرے گا تو اس کی روزی میں برکت ہوگی۔ وہ کبھی پریشان حال نہ ہوگا۔ مگر مداومت شرط ہے۔ ناغہ نہ ہو۔ حسب استطاعت مقرر کئے ہوئے پیسوں میں کمی نہ کرے۔ مولیٰ تعالیٰ ہر سنی مسلمان کو اس کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

رجب المرجب (شب معراج)

اس ماہ کی ۲۲ ویں تاریخ کو حضرت امام جعفر صادق ابن امام باقر رضی اللہ عنہما کی فاتحہ کا اہتمام نہایت ہی عمدہ اور پاکیزگی سے کرے۔ اس سے بڑی بڑی مصیبتیں ٹل جاتی ہیں مگر اس زمانہ میں کچھ لوگوں نے جو یہ رسم بنالیا ہے کہ وہیں پر کھائے اور اسی کپڑے پر ہاتھ

پونچھے، یا اشیاء فاتحہ دوسری جگہ بھیجی نہیں جاسکتی یا جب تک لکڑ ہارے کا واقعہ نہ پڑھا جائے فاتحہ درست نہیں ہوتی ہے۔ یہ تمام رسومات غلط، بے اصل اور روافض کی اختراع ہے۔ اس ماہ کی ۲۷ ویں رات کو سرور کائنات، سیاح ہفت افلاک، سرکار دوعالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج شریف ہوئی۔ اس لئے جملہ مسلمانوں کو اس خوشی میں محفل ذکر ولادت اور محفلِ شب معراج پاک منعقد کر کے اپنے گلشن ایمان کو تازہ کرنا چاہئے۔ رات کو جاگ کر نوافل میں مشغول رہے اور ۲۷ رجب کو روزہ رکھے کیوں کہ اس کا ثواب عظیم ہے۔

شعبان المعظم (شب برأت)

اس مہینہ میں ۱۵ رتاریخ کی رات جس کو شب برأت یعنی چھٹکارے کی رات کہتے ہیں۔ بہت ہی مقدس اور مبارک ہے۔ یہ رات توبہ واستغفار، اور نوافل وعبادت میں گزارنا چاہئے۔ اس رات میں قبرستان جانا اور وہاں فاتحہ پڑھنا سنت ہے۔ بزرگان دین کے مزار پر حاضر ہو کر فاتحہ پڑھنا بھی ثواب ہے۔ اگر ہو سکے تو چودھویں اور پندرہویں تاریخ کو روزے رکھے اور ۱۴ ویں تاریخ کو حلوہ وغیرہ پر بزرگان دین کی فاتحہ دے کر صدقہ وخیرات کرے اور ۱۵ ویں رات کو ساری رات جاگ کر نفل پڑھے۔ اس رات کو ہر مسلمان ایک دوسرے سے اپنی غلطیاں اور قصور معاف کرالیں۔ قرض وغیرہ ادا کریں کیوں کہ بغض وعناد والے مسلمانوں کی دعا قبول نہیں ہوتی ہے اور بہتر یہ ہے کہ سو رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد گیارہ گیارہ بار سورہ قل ھواللہ پڑھے تو رب تبارک وتعالیٰ اس کی تمام جائز ضرورتیں پوری فرمائے گا۔ (روح البیان، سورہ دخان)

تنبیہ

عورتوں کو قبرستان جانا منع ہے لہٰذا وہ اپنے گھروں میں نوافل اور روزے ادا کریں۔

رمضان المبارک (شب قدر)

یہ وہ مبارک اور مقدس مہینہ ہے جس کا ہر منٹ برکتوں سے بھرا ہوا ہے۔ اس میں ہر وقت عبادت کی جاتی ہے۔ تمام دن تو روزہ اور قرآن مجید کی تلاوت

میں اور رات تراویح ونوافل اور سحری میں گزرتی ہے مگر اس ماہ میں ایک دن (جمعۃ الوداع) اور ایک رات ۲۷ ویں شب جس کو لوگ شب قدر (قدر کی رات) کہتے ہیں۔ بڑی ہی مبارک ہے۔ اسی شب قدر میں قرآن مجید کا نزول ہوا۔ اس رات کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر اور افضل ہے۔ اسی لئے رات میں بیدار رہ کر عبادت میں مشغول رہنا چاہئے۔ جو لوگ شب قدر میں جاگتے اور عبادت کرتے ہیں۔ فرشتے ان سے سلام ومصافحہ کرتے ہیں۔ رب تبارک وتعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس مقدس مہینہ کا احترام کرنے اور شب قدر میں عبادت وریاضت اور کثرت نوافل ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ بِجَاہِ حَبِیْبِہٖ الْکَرِیْمِ عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالتَّسْلِیْمُ۔

چند بابرکت مجلسیں

وہ مجلسیں جن میں رحمت کے فرشتے اُترتے ہیں اور رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوتا ہے ان مبارک مجلسوں میں سے چند یہ ہیں۔

مجلس میلاد شریف

بزم میلاد النبی میں حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا بیان ہوتا ہے اور اس کے ضمن میں حضور پُرنور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل ومعجزات اور آپ کی سیرت مبارکہ اور آپ کی مقدس زندگی کے حالات کا ذکر جمیل ہوتا ہے۔ جو بلاشبہ جائز بلکہ مستحب اور باعث اجر وثواب کا کام ہے، میلاد شریف کی مجلس میں مٹھائی بانٹنا، ذکر ولادت کے وقت کھڑے ہو کر بارگاہ رسالت میں صلاۃ وسلام عرض کرنا بھی یقیناً جائز اور ثواب کا کام ہے، کیوں کہ عرب وعجم کے بڑے بڑے علماء کرام اور مفتیان عظام نے اس قیام اور صلاۃ وسلام کو مستحب فرمایا ہے، بلکہ بعض اکابر اولیاء کو میلاد شریف کی

مجلس پاک میں حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف بھی حاصل ہوا ہے۔ اگر سرکار اپنے کسی غلام پر اپنا خاص کرم فرمائیں تو یہ کوئی محال بھی نہیں ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے خاص کرم سے بہت سے غلاموں کو نوازا ہے اور اپنے دیدار پرانوار سے مشرف فرماتے رہتے ہیں اور قیامت تک مشرف فرماتے رہیں گے، کیوں کہ خدائے قدیر جل شانہٗ نے اپنے محبوب کو بڑی بڑی طاقتوں کا بادشاہ بنادیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّۃٍ۔

مجلس گیارھویں شریف

سرکار غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل ومناقب اور آپ کی کرامات کو بیان کرنے کے لئے ۱۱ر ۱۲ر ربیع الآخر کو محفلیں منعقد کی جاتی ہیں۔ جس میں ضمناً دیگر اولیاء کرام کے فضائل ومناقب اور کرامات بھی بیان کئے جاتے ہیں۔ یہ محفلیں بھی جائز اور بہت ہی بابرکت ہیں اور بلاشبہ ثواب کے کام ہیں، حدیث شریف میں مذکور ہے کہ صالحین کے ذکر کے وقت رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔

مجلس سیرتِ پاک

سیرت پاک کی مجلس بڑے تزک واحتشام کے ساتھ منعقد کی جاتی ہے جس میں حضور سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل اور آپ کی مقدس سیرت اور اتباع سنت وشریعت اور محبت رسول کا بیان ہوا کرتا ہے۔ میلاد پاک کی طرح یہ مجلسیں اور یہ جلسے بھی بہت عمدہ اور باعث خیر وبرکت ہیں اور اس طرح کے جلسوں کا نیک نیتی کے ساتھ اہتمام کرنے والے نیز ان جلسوں میں شریک ہونے والے سبھی ثواب کے مستحق ہوتے ہیں۔

مجلس ذکراللہ

صوفیاء کرام اور اہل طریقت ایک جگہ جمع ہو کر حلقہ بنا کر کلمہ طیبہ اور اللہ کا ذکر کرتے ہیں پھر شجرۂ شریفہ پڑھ کر مشائخ عظام اور پیران کرام کو ایصال ثواب کرتے ہیں۔ ان مجلسوں اور حلقوں کی فضیلت اور عظمت کا کیا کہنا؟ ان کے ذکر کے حلقوں کو حدیث میں ''جنت کا باغ'' کہا گیا ہے۔ اسی طرح سے دوسرے صحابۂ کرام اور اولیاء عظام کے تذکروں کی مجلسیں منعقد کرنا بھی جائز ہے، مگر یہ ضروری ہے کہ ان سب جلسوں میں روایات صحیحہ بیان کی جائیں۔ غیر ذمہ دار واعظوں اور ان پڑھ مقرروں سے نہ وعظ کہلایا جائے اور نہ تقریر کرائی جائے تاکہ غلط روایتوں کو بیان نہ کرے ورنہ ثواب کی جگہ عذاب کے سوا کچھ نہ ملے گا۔

عرس بزرگان دین

اولیاء کرام مشائخ عظام اور علماء صالحین کے وصال کی تاریخوں میں ان کے مزاروں پر حاضرین کا اجتماع ہوتا ہے جس میں قرآن مجید کی تلاوت اور میلاد شریف، نعت خوانی اور وعظ ہوتا ہے، اور ان بزرگان دین کے حالات زندگی بیان کئے جاتے ہیں۔ پھر فاتحہ اور ایصال ثواب کیا جاتا ہے، یہ بلا کراہت جائز ہے۔ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال کے اوّل یا آخر میں شہدائے اُحد کے مزاروں کی زیارت کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ عرسوں کو زمانۂ حال کے خرافات ولغویات چیزوں سے پاک رکھا جائے، جاہلوں کو خرافات ولغویات اور ناجائز کاموں سے منع کیا جائے اگر وہ منع کرنے سے بھی باز نہ آئیں تو ان ناجائز کاموں کا گناہ ان کے سر پر ہوگا۔ ان لغویات وخرافات کی وجہ سے عرس کو حرام نہیں کہا جاسکتا، ناک پر مکھی بیٹھ جائے تو مکھی اُڑا دینا چاہئے، ناک کاٹ کر نہیں پھینک دی جائے گی۔

مجلسِ رجبی شریف

رجب المرجب میں ۲۶ / ۲۷ / رجب کو معراج شریف کا بیان کرنے کے لئے جو مجلس منعقد کی جاتی ہے اُس کو رجبی شریف کی مجلس کہتے ہیں، میلاد شریف کی طرح یہ بھی بہت مبارک جلسہ ہے۔ اس جلسہ کو کرنے والے اور حاضرین وسامعین سب ثواب کے مستحق ہیں۔ ظاہر ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل وکمالات اور ان کے معجزات میں سے ایک بہت ہی عظیم الشان معجزہ یعنی معراج جسمانی کا ذکر جمیل کس قدر خداوند جلیل کی رحمتوں اور برکتوں کے نزول کا باعث ہوگا؟ اس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اور بڑے سے بڑے اہتمام کے ساتھ اس مجلس خیر وبرکت کو منعقد کریں، اور ذکر معراج سننے کے لئے کثیر تعداد میں حاضر ہو کر انوار وبرکات کی سعادتوں سے سرفراز ہوں، اور اس مقدس رات میں نوافل پڑھ کر اور صدقات وخیرات کر کے ثواب دارین کی دولتوں سے مالا مال ہوں۔

مجلس محرم

عاشورہ کے دن یعنی دسویں محرم کو ذکر شہادت کی محفل منعقد کرنا صحیح روایتوں کے ساتھ سیدنا امام حسین اور دیگر شہداء کربلا رضی اللہ عنہم کے فضائل ودرجات اور کربلا کے واقعات کو بیان کرنا اور عقیدت ومحبت سے اسے سننا جائز اور باعث ثواب ہے مگر اس بات کا خیال رہے کہ ان کی مجلسوں میں صحابہ کرام کا بھی ذکر خیر ہونا چاہئے تاکہ اہلسنت اور شیعوں میں فرق وامتیاز باقی رہے۔

آخری چھار شنبہ

ماہ صفر کا آخری چھار شنبہ، ہندستان کے بعض علاقوں میں خوب منایا جاتا ہے لوگ اپنے کاروبار بند کردیتے ہیں، سیر وتفریح اور شکار کو جاتے ہیں، پوڑیاں پکتی ہیں اور نہاتے

دھوتے اور خوشیاں مناتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضور تاجدار مدینہ ﷺ نے اس روز غسل صحت فرمایا تھا اور مدینہ طیبہ سے باہر سیر وتفریح کے لئے تشریف لے گئے تھے یہ سب باتیں بے اصل اور لغو ہیں بلکہ ۲۷ صفر کو حضور تاجدار مدینہ ﷺ کا مرض شریف یعنی دردسر اور بخار شروع ہوا اور ۱۲ ربیع الاوّل دوشنبہ کے دن اسی مرض شریف میں اس ظاہری دنیا سے تشریف لے گئے۔

فتویٰ امجدیہ میں مذکور ہے کہ آخری چہار شنبہ بالکل بے اصل ہے اور یہ جو مشتہر ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس روز غسل صحت فرمایا تھا یہ بات کتابوں سے ثابت نہیں، بلکہ اس کا عکس ثابت ہوتا ہے یعنی اس دن میں مرض شدید وسخت تھا۔ (فتویٰ امجدیہ ص ۶۲ ج چہارم)

زیر ترتیب

-: مؤلفہ :-

حضرت مولانا الحاج محمد ابوالکلام احسن القادری الفیضی

صدر المدرسین

دار العلوم ضیاء الاسلام، ہوڑہ

مذہبی معلومات کے لئے نادر تحفے

عمدۃ المقررین حضرت مولانا محمد ابوالکلام احسن القادری الفیضی
مظفرپوری کی گراں قدر تالیفات

اسلامی قانون:۔(اول تا چہارم) اس میں وہ مسائل ہیں جن کی ضرورت دن رات مسلمانوں کو پڑا کرتی ہے۔ بطریق سوال وجواب آسان زبان میں لکھے گئے ہیں۔

اسلامی کہانیاں:۔(اول تا سوم) اس میں بچوں کی عمر اور سمجھ کے اعتبار سے نہایت ہی آسان اور عام فہم زبان میں سبق آموز حکایات و واقعات درج ہیں۔

میلاد المصطفی: اس میں حضور تاجدار مدینہ ﷺ کی سیرت طیبہ پر مستند واقعات اور ایمان افروز روایات عام فہم زبان میں درج کی گئی ہیں۔

طریقۂ فاتحہ وثبوت فاتحہ:۔اس میں مروجہ طریقۂ فاتحہ اور اس کے ثبوت پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔

شب برأت:۔اس میں شب برأت کے فضائل ونوافل اور اعمال وافعال درج ہیں۔

تین نورانی راتیں:۔ان میں شب معراج، شب برأت اور شب قدر کے فضائل ونوافل اور اعمال واشغال کا بیان ہے۔

تحفۂ درود و سلام:۔ اس میں درود وسلام کے فوائد و برکات اور مستند قصص و حکایات نہایت ہی آسان اور پُرکشش پیرائے میں بیان کئے گئے ہیں۔

آسان تقریریں:۔(اول تا چہارم) مدارس اسلامیہ اور پرائمری درجات کے باذوق طلبہ کے لئے ۲۲ تقریروں کا دلکش مجموعہ۔

فوائد دین و دنیا:۔ اس میں کتب معتبرہ سے وہ دعائیں نقل کی گئی ہیں جن

پر بزرگان دین نے خود عمل کر کے سعادت دارین حاصل کی اور ہمیں بھی اس کی تعلیم فرمائی۔

تذکرۂ مجاہد ملت :-سیدی حضور مجاہد ملت رئیس اعظم اڑیسہ علیہ الرحمۃ والرضوان کی مختصر سوانح حیات۔

آسان سچی نماز :-اس میں نماز کا طریقہ اور اس کے متعلق ضروری مسائل سلیس زبان میں درج کیئے گئے ہیں۔

حق و باطل کی پہچان:-عقاء اہل سنت اور عقائد دیوبند کا واضح اور مدلل بیان۔

عرس کیاھے ؟:-جواز عرس اور اس کے ثبوت کا مفصل اور مدلل بیان۔

مراسم اھلسنت :-اس میں موجودہ زمانے کے عقائد سے متعلق مختلف فیہ مسائل کا نہایت ہی مدلل اور مفصل بیان۔

عورتوں کا اسلامی زیور :-اس میں عورتوں سے متعلق صحیح و معتمد مسائل اور بہترین آداب و خصائل کے ساتھ ساتھ عبرت خیز نصیحتوں اور رقت انگیز واقعات درج ہیں۔

اسلامی قاعدہ :-یہ کتاب درجہ اطفال کے لئے بے حد مفید اور کارآمد ہے۔

وظیفۂ قادریہ:-بزرگوں کے اعمال واشغال اور اوراد و وظائف کا بیش بہا خزینہ۔

حج و زیارت کے آسان اور مختصر طریقے :- عام افراد کے لئے سفر حج و زیارت میں قدم بقدم رہنمائی فراہم کرنے والی ایک بے مثال کتاب۔